احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 23 جنوری 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 23 جنوری 2015ء 2 ربیع الثانی 1436 ہجری 23 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 20

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزّت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اُس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی مِلونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔‘‘

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307)

مرد وہ ہے

تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفس وحشی و جفاکیش اگر رام نہ ہو

من و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب
رشتہ وصل کہیں قطع سرِ بام نہ ہو

بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیب نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو

(کلام محمود)

تائیدرب الوریٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بہرحال یہ کام تو ...... بڑھے گا اور بڑھنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور مرضی اسی میں ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے اُس خلیفۃ المسیح کے دور میں شروع کروایا جس کے منہ سے یہ الفاظ بھی نکلوائے کہ

ساتھ میرے ہے تائیدِ ربُّ الوریٰ

اور...... یہ تائیدِ رب الوریٰ ہمیشہ کی طرح جماعت کے ساتھ رہے گی اور یہ خدا کا وعدہ ہے جو ہمیشہ پورا ہونا ہے۔ یہ خدا کا وعدہ اپنے پیارے مسیح الزماں کے ساتھ ہے کہ ’’میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ فرمایا میں نے یہ کام کرنا ہے تم لوگوں نے تو صرف ہاتھ لگا کر ثواب کمانا ہے وہی لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونے والی بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید کے یہی نظارے ہم ہر وقت دیکھ رہے ہیں اور ایم ٹی اے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک اب یہ پیغام پہنچ رہا ہے‘‘

(خطباتِ مسرور جلد دوم صفحہ نمبر 42)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن اور
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹرز مورخہ 25 جنوری 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹرز صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں ۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشعل راہ

شرح کے مطابق چندہ دینے کی کوشش کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 28 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

بعض لوگوں میں یہ غلط تصور ہے کہ کیونکہ قواعد میں یہ شرط ہے کہ کسی بھی عہدے کے لئے یا ویسے عام طور پر پوچھا جاتا ہے تو تب بھی کہ چھ مہینے سے زیادہ کا بقایا دار نہ ہو اس لئے ضروری ہے کہ چھ مہینے کے بعد ہی چندہ ادا کرنا ہے، بلاوجہ چھ چھ مہینے تک چندہ ادا نہیں کرتے تو یہ چھ مہینے کی جو شرط ہے صرف زمینداروں کے لئے ہے جن کی آمد کیونکہ زمیندارے پر ہے اور عموماً چھ ماہ کے بعد ہی زمیندار کو آمد ہوتی ہے۔ اس لئے یہ رعایت ان سے کی جاتی ہے۔ ماہوار کمانے والے ہوں ملازم پیشہ یا کاروباری لوگ، ان کو تو ماہوار ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ بعد میں پھر بوجھ نہ رہے جیسا کہ میں نے کہا، بلاوجہ کی سبکی کا بھی احساس رہتا ہے۔ اور سب سے بڑا چندہ ادا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے رہتے ہیں۔ تو بہرحال اگر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح یعنی 1/16 سے چندہ عام ادا نہیں کر سکتے تو اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ان کے لئے ہے کہ وہ کم شرح سے بھی چندہ دے سکتے ہیں لیکن بہرحال غلط بیانی نہیں ہونی چاہئے اور بقایادار نہیں ہونا چاہئے۔

اور یہاں میں جو جماعتی عہدیداران ہیں، صدر جماعت یا سیکرٹریان مال، ان کو بھی یہ کہتا ہوں کہ ہر فرد جماعت کی کوئی بھی بات ہر عہدیدار کے پاس ایک راز ہے اور امانت ہے اس لئے اس کو باہر نکال کر امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے، یا مجلسوں میں بلاوجہ ذکر کر کے امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔ رعایت یا معافی چندہ کوئی شخص لیتا ہے تو یہ باتیں صرف متعلقہ عہدیداران تک ہی محدود رہنی چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ پھر اس غریب کو جتاتے پھریں کہ تم نے رعایت لی ہوئی ہے اس لئے اس کو حقیر سمجھا جائے۔ بہرحال ہر ایک کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اول تو اکثر میں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ رعایت لیتے ہیں ان میں سے اکثریت کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ جتنی جلد ہو سکے اپنی رعایت کی اجازت کو ختم کروا دیں اور چندہ پوری شرح سے ادا کریں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جلد ہی دوبارہ اس نظام میں شامل ہو جائیں جہاں پوری شرح پہ چندہ دیا جا سکے۔ ایسے لوگ بہت سارے ہیں اور جو نہیں ہیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ہر ایک شخص کا خود بھی فرض بنتا ہے کہ اپنا جائزہ لیتا رہے تاکہ جب بھی توفیق ہو اور کچھ حالات بہتر ہوں جتنی جلدی ہو سکے شرح کے مطابق چندہ دینے کی کوشش کی جائے، اللہ تعالیٰ سب کی توفیق میں اضافہ کرے۔

(روزنامہ الفضل 24۔ اگست 2004ء)

جائزہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

عملی اصلاح اور ہماری ذمہ داریاں

مجلس شوریٰ 2014ء میں پہلی تجویز عملی اصلاح کے بارہ میں تھی۔ آیئے ہم سب اپنا جائزہ لیں کہ کس حد تک ہم اپنے اعمال کی اصلاح میں کامیاب ہوئے۔

نمبر شمار	محاسبہ	جائزہ
1	کیا ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عملی اصلاح کے بارہ میں دیئے گئے خطبات کا مطالعہ کر رہے ہیں؟	
2	کیا ہم ہر روز قرآن مجید کی تلاوت عمل کی نیت سے کر رہے ہیں؟	
3	کیا ہم عملی اصلاح کے لئے کوشش کے ساتھ نمازوں اور نوافل میں دعا بھی کر رہے ہیں؟	
4	کیا ہم عملی اصلاح کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق ہر روز دو نوافل ادا کر رہے ہیں؟ نیز کیا ہم حضور انور ایدہ اللہ کی تحریک کے مطابق ہر ہفتہ ایک نفلی روزہ رکھتے ہیں؟	
5	کیا ہم ہر روز کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ کرتے ہیں تا ہم پر فرشتے نازل ہوں نیز کیا ہم مطالعہ کے بعد امتحان میں شامل ہوئے ہیں؟	
6	کیا ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے ہیں؟	
7	کیا ہمارے گھروں میں خطبات امام اور حضور انور ایدہ اللہ کے دیگر پروگرام اہتمام کے ساتھ سنے جاتے ہیں؟	
8	کیا حضرت مسیح موعود کی دس شرائط بیعت ہر وقت ہمارے پیش نظر رہتی ہیں؟	
9	کیا نظام جماعت اور افراد جماعت سے ہمارا باہمی محبت اور اخوت کا تعلق ہے؟	
10	کیا ہم خطبات جمعہ کی باتیں گھروں میں دہراتے ہیں تا خواتین بھی فائدہ اٹھائیں؟	
11	کیا ہم نماز با جماعت کے بعد ہونے والے درس میں شامل ہوتے ہیں؟	
12	کیا ہم جماعتی یا تنظیمی سطح پر ہونے والی علمی کلاسز میں شمولیت کر رہے ہیں؟	
13	کیا ہم صحبت صالحین کے ذرائع اختیار کر رہے ہیں؟	
14	کیا ہم جدید ذرائع انٹرنیٹ، موبائل، ٹی وی وغیرہ کا صحیح استعمال کرتے ہیں نیز بچوں پر بھی نظر رکھتے ہیں؟	
15	کیا ہر روز کسی نیکی یا خلق کے بارہ میں یاد دہانی ہو رہی ہے، نیز خطبہ جمعہ اور حضور انور ایدہ اللہ کے دیگر پروگرامز کی یاد دہانی بھی میسج کے ذریعہ ہوتی ہے؟	
16	کیا سچائی ہماری زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہے؟ کیا والدین نمونہ ہیں اور بچوں کو سچائی کی تلقین کرتے ہیں؟	
17	کیا والدین اعلیٰ اخلاق اپنا رہے ہیں؟ نیز تربیت اولاد کے ذرائع اور ہدایات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں؟	
18	کیا ہم بچوں کو سبق آموز واقعات اور کہانیاں سناتے ہیں؟	
19	کیا ہم اپنے بزرگوں کے تذکرے اپنے بچوں سے کرتے ہیں اور ان کے واقعات اپنے بچوں کو سناتے ہیں؟	
20	کیا ہمارا اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق ہے؟ کیا ہم خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے ہیں؟ کیا ہم نظام جماعت کا احترام کرتے ہیں؟ ہر عہدیدار اور ممبر شوریٰ نمونہ بن رہا ہے؟	
21	کیا ہم زندگی کے ہر پہلو میں آنحضور ﷺ کی پیروی کر رہے ہیں؟ آنحضور ﷺ کی پیروی سے ہی اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا قرب حاصل ہوگا۔	

یہ جائزہ کسی کو رپورٹ دینے کے لئے نہیں ہے نہ ہی آپ نے ہمیں بھجوانا ہے صرف اپنا جائزہ لیں کہ کس حد تک ہم اپنی عملی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں؟

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفظانِ صحت اور طہارت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

دنیا کے کسی ہادی نے روحانی صفائی کے ساتھ جسمانی صفائی پر اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا آنحضرت ﷺ نے دیا ہے آپؐ کی تعلیم کے بعد بھی اکثر مذاہب اور قومیں خداشناسی اور بزرگی کا یہی معیار سمجھتی رہیں کہ ایسے لوگ گندے اور ناپاک اور غلیظ نظر آئیں۔ کھانوں کو نجس کرکے کھانا، خبیث چیزوں کا استعمال، کپڑوں اور جسم کو غسل اور خوشبو سے دور رکھنا اور ایسی ہی اور متنفر کرنے والی باتیں۔ مذہبی آدمیوں اور خدا کے ولیوں کا خاص طرہ امتیاز خیال کیا جاتا۔ آنحضور ﷺ نے دنیا میں آتے ہی سب سے پہلے احکامات میں یہ حکم سنایا کہ سب گندگیوں اور ناپاکیوں کو چھوڑ دو اور ان سے نفرت کرو پھر فرمایا:۔

یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

غرض ایسی باتوں سے آپؐ کی تعلیم بھری پڑی ہے۔ آپؐ نے مذہباً جسمانی اور ظاہری صفائی کے متعلق ایک تغیر عظیم دنیا کے خیالات میں پیدا کر دیا اور یہ آپؐ کی تعلیم ہی کا ثمرہ ہے کہ اب ظاہری صفائی اور جسمانی پاکیزگی حسن معاشرت اور انسانیت کا ایک بڑا نشان اور جزو قرار دی گئی ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک آدمی جسمانی گندگی پر راضی ہو اور وہ روحانی طور پر پاکیزہ ہو سکے۔ جو جسمانی صفائی کا خیال نہیں رکھتا۔ سمجھ لو کہ اس کی روحانی صفائی کا دعویٰ بھی نرا دعویٰ ہی ہے اب میں مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں جن میں آنحضرت ﷺ نے حفظان صحت اور صفائی کے متعلق تعلیم دی ہے۔

جسمانی طہارت

سب سے پہلے آپؐ نے یہ لازمی قرار دیا کہ نماز جو پانچ وقت فرض ہے وہ ادا ہو ہی نہیں سکتی جب تک انسان پہلے وضو نہ کرے۔ پھر پاک جگہ پر اس کو ادا نہ کرے۔ پیشاب پاخانہ کے بعد گندی جگہوں کو دھو کر پاک کیا جائے۔ یہ اجازت نہیں کہ پیشاب کرکے انسان یونہی اٹھ کھڑا ہو اور پیشاب کے قطروں کی پرواہ نہ کرے۔ سوائے مومنوں کے دنیا کی کسی قوم میں یہ صفائی نہیں اور پاخانہ کے متعلق اور بھی برا حال ہے۔ ایک شخص کو جنگل میں دیکھا کہ اس نے ایک ایسے گڑھے سے پانی استعمال کیا۔ جو بھینس یا گائے کے کُھر سے زمین میں بن گیا تھا۔ شائد اس میں چھٹانک بھر سے زیادہ پانی نہ ہوگا۔ مگر اس سے اپنی طرف تسلی بخش طہارت کر لی اور اپنی عبادت کے شلوک پڑھتا ہوا روانہ ہوگیا۔

اسی طرح ایک واقعہ آج ہی کا ہے۔ جو ہمارے شفاخانہ میں دیکھا گیا۔ ایک چھوٹا سا گڑھا پانی کا تھا۔ جس میں مشک دو مشک کے قریب گندا پانی بھرا تھا۔ پاس ہی کنواں اور ایک نلکہ بھی موجود تھا۔ ایک صاحب تشریف لائے۔ وہ ایسے پاکیزہ خیالات کے آدمی تھے کہ بغیر اشنان کے روٹی کو بھی ہاتھ نہیں لگاتے۔ انہوں نے رفع حاجت کے بعد اس گڑھے کے کنارے بیٹھ کر پہلے آبدست کی۔ پھر وہیں سے دو تین کلیاں بھر کر خوب اپنے گلے اور دانتوں کو اس پانی سے صاف کیا اور چلے گئے۔

اس سے بدتر یورپین تہذیب کے دلدادہ کا حال ہے۔ وہ زمین پر پاخانہ پھرنے کو ایک گندہ فعل تصور کرتا ہے اور چینی کے برتن میں رفع حاجت کرتا ہے۔ رفع حاجت کرتے ہی وہ عموماً سیدھا یا کبھی ایک پتلا کا غذ استعمال کرکے پانی کے بھرے ہوئے ٹب میں جا بیٹھتا ہے اور اسی میں گند دھوتا ہے۔ وہی پانی اپنے سر، منہ اور بدن پر ڈال کر ملتا ہے۔ پھر غضب یہ کہ کلی بھی اسی پانی سے کرکے اور اپنی طرف سے مارننگ باتھ لے کر غسل خانہ سے باہر نکل آتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ ہم سب سے زیادہ پاکیزہ لوگ ہیں۔ تُف ہے اس پاکیزگی پر اور نفرین ہے اس صفائی اور غسل پر۔ برخلاف اس کے مومن ہر پیشاب اور پاخانہ کے بعد ان جگہوں کو خوب اچھی طرح صاف کرتا ہے۔ بلکہ بعض محتاط لوگ پہلے ڈھیلہ سے طہارت کرتے ہیں۔ پھر اچھی طرح کافی پانی سے دھوتے ہیں اس کے بعد وہ اپنے تئیں پاک خیال کرتے ہیں۔

وضو کے ذریعہ صفائی

پھر کم از کم پانچ وقت دن میں ہر شخص کو وضو کرنا پڑتا ہے جو نماز کے لئے لازمی اور فرض ہے۔ وضو کیا ہے ایک چھوٹا سا غسل ہے جو علاوہ روحانی فوائد کے جسم کے ان تمام حصوں کو صاف کرتا ہے۔ جو اکثر کھلے رہتے ہیں چنانچہ اس میں ہاتھ کہنیوں تک اور تمام چہرہ اور پیر دھوئے جاتے ہیں۔ ناک اچھی طرح صاف کی جاتی ہے۔ کلی اور مسواک کی جاتی ہے۔ سر اور گردن پر مسح کیا جاتا ہے اور ضرورت ہو تو تین تین دفعہ تک یہ اعضاء دھوئے جاتے ہیں۔ یونہی نہیں کہ چپڑ اچپڑی کر لی اور اور زمانہ حال کے فیشن پرست کی طرح گیلا تولیہ رگڑ لیا۔

غسل کی تاکید

اسی طرح دین نے تمام جسم کے غسل پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حالات میں اسے فرض کر دیا ہے۔ یعنی جب تک غسل نہ کیا جائے بندہ کوئی عبادت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہر جمعہ کے دن غسل واجب ہے۔ عید کی نماز سے پہلے غسل ضروری ہے اور اس کے سوا جسم کی صفائی کے لئے عام طور پر غسل پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی یہ عادت تھی کہ غسل کے بعد تیل یا خوشبو بالوں کو لگاتے اور سر اور ریش مبارک میں باقاعدہ کنگھی کیا کرتے تھے۔

دانتوں کی صفائی

مسواک اور دانتوں کی صفائی پر جس قدر آج کل زور دیا جاتا ہے اور طرح طرح کے برش اور منجن ایجاد کئے گئے ہیں اور بہت واویلا اس بات پر کیا گیا ہے کہ دانت صاف نہ رکھنے سے جو زہر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بہت سی بیماریوں کا باعث ہیں اور بعض اوقات مہلک اور عمر کو کم کرنے والے ہیں۔ ان سب کا علاج آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے تجویز فرما دیا تھا۔ آپؐ نہ صرف خود کئی کئی دفعہ دن میں اور ہر وضو کے وقت مسواک کیا کرتے تھے۔ بلکہ لوگوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔ یہ تاکید اس درجہ تک پہنچ گئی تھی کہ فرمایا کرتے تھے۔ اگر مجھے اپنی امت پر تکلیف مالایطاق کا خیال نہ ہوتا۔ تو میں مسواک کو ہر وضو کے ساتھ فرض کر دیتا۔ وفات سے ذرا پہلے جب آپؐ کی حالت سخت نازک تھی۔ آپؐ نے ایک بیوی کے ہاتھ میں مسواک دیکھی۔ خود ضعف کی وجہ سے بول نہ سکتے تھے۔ مگر ایسی نظر سے دیکھا کہ حاضرین نے سمجھ لیا۔ کہ آپؐ مسواک طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ نزع کے وقت بھی مسواک آپؐ کے منہ میں تھی۔ یہ اہتمام دانتوں کی صفائی کا کسی بانیٔ مذہب نے نہیں کیا۔

ہر چیز میں صفائی

عموماً راہب اور مذہبی مقتداء وہی لوگ مانے گئے ہیں جن کے دانت سخت میلے۔ جن کے بال الجھے ہوئے۔ منہ سے سڑانڈ، جسم سے بدبو، خوفناک شکل اور مہیب خدوخال، گندے کپڑے خبیث عادات، نجس حرکات مختل حواس، متعفن حجرے اور عبادت گاہیں۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ دن میں کئی دفعہ نہاتے ہیں۔ کئی کئی دفعہ وضو کرتے ہیں۔ مسواک بکثرت کرتے ہیں۔ کنگھی سرمہ تیل خوشبو استعمال میں لاتے ہیں۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی چیزوں میں سے مجھ خوشبو بہت پسند ہے۔ اجلے صاف کپڑے، جہاں چلتے ہیں یا بیٹھتے ہیں وہ مقام معطر ہو جاتا ہے۔ آئینہ دیکھتے ہیں۔ کہ کہیں کوئی مکروہ بات جسم پر نہ رہ جائے۔ مجلس جو اکثر مسجد میں منعقد ہوتی ہے وہ ہمیشہ صاف رہتی ہے۔ ایک دفعہ کسی نے مسجد کی دیوار پر بلغم تھوک دیا۔ جب آپؐ آئے تو نظر پڑی بہت ناگوار گزرا اور وہ اس وقت کھرچا گیا۔

غرض نہ صرف آپؐ ہر طرح صاف و پاک رہتے تھے بلکہ جہاں بیٹھتے اور جہاں عبادت کرتے تھے اور جس کپڑے پر بیٹھتے تھے سب کو صاف اور پاکیزہ رکھتے تھے۔ یہ صفائی اسلام میں خدا رسیدہ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپکو تب اس کو پاوے

یعنی خدا تعالیٰ پاک قدوس اور ہر عیب سے منزہ ہستی کا قرب وہی پا سکتا ہے۔ جو اپنے جسم اور روح دونوں کو پاک کرے ناپاک انسان کا اس مقدس بارگاہ میں کوئی دخل نہیں۔ خواہ اس کی ناپاکی جسمانی ہو یا روحانی۔ کیونکہ ظاہری صفائی باطنی صفائی کی بہت مددگار ہے۔

جسمانی صفائی کے متعلق ضروری ہدایات

اس کے سوا جسم کی صفائی میں بعض اور احکام بھی آنحضرت ﷺ نے دیئے ہیں اور ان کو ایسا ضروری قرار دیا ہے کہ وہ نہ صرف مومنوں کے لئے ہیں۔ بلکہ فطرت انسانی ان کی خوبی کو تسلیم کرتی ہے اور ہر انسان کو خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ ان پر عمل کرنا چاہئے مثلاً زیر ناف بالوں کا صاف رکھنا، بغلوں کے بالوں کو دور کرنا۔ مونچھوں کا چھوٹا کرنا، ناخن کتروانا وغیرہ۔

یہ سب گندگیاں جمع کرنے والی چیزیں ہیں اور جس قدر ان کی صفائی ہو مفید ہے۔ ناخنوں کے نیچے میل ہمیشہ جمع ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے نہ صرف کراہت پیدا ہوتی ہے بلکہ اگر ایسے ناخن کی خراش لگ جائے۔ تو زخم میں زہر چڑھ جاتا ہے۔ جن لوگوں کی مونچھیں لمبی ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ کھانے اور دودھ وغیرہ میں بھری رہتی ہیں اور بعض اوقات بساندھ اور بدبو کا یہ حال ہوتا ہے کہ پاس بیٹھنے والے برداشت نہیں کر سکتے۔ یورپ کی عورتوں نے جو بازو اور بغلیں ننگے رکھنے لگی ہیں۔ اب بغل کے بالوں کی صفائی کو خوب سمجھ لیا ہے۔ مگر افسوس کہ باوجود داڑھی مونچھ کی صفائی کے ان لوگوں نے زیر ناف صفائی کو رواج نہیں دیا۔ ان کی صفائی عموماً دکھاوے کی صفائی ہے۔ ہندوستان میں بعض لوگوں کا حال اس سے بھی بدتر ہے۔ جس کے بیان کرنے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی حقیقی صفائی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے روا کی ہے۔ باقی صفائیاں ناقص نامکمل اور نمائشی ہیں۔

ختنہ کا حکم

اس سے بڑھ کر ختنہ کا حکم ہے۔ جو نہ صرف جسمانی امراض اور گندگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ اخلاقی طور پر بھی مفید ہے۔ ایک مہلک مقامی بیماری جسے کینسر Cancer کہتے ہیں وہ کبھی ختنہ کرانے والوں میں نہیں دیکھی گئی۔ اسی طرح بچپن کی تکالیف اور امراض سے بچے رہتے ہیں۔ مثلاً پیشاب کی بندش، تشنج ام الصبیان کے دورے وغیرہ۔ اس کے

علاوہ غیر مختون لوگوں میں نسبتاً سوزاک وغیرہ امراض خبیثہ مختونوں کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔

منہ کی صفائی

آنحضرت ﷺ نے جسمانی صفائی کا ایک حکم یہ دیا ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھویا جائے کلی کی جائے۔ اب دیکھئے۔ مغربی صفائی کے دلدادہ چھری کانٹے سے کھا کر بڑا فخر کرتے ہیں کہ دیکھو یہ کس قدر عمدہ تجویز ہے۔ ہاتھ بالکل آلودہ نہیں ہوتے۔ مگر کیا کبھی آپ نے یہ بھی غور کیا۔ کہ ہونٹ یونہی رومال سے پونچھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کلی اور منہ کی صفائی نہ کھانے سے پہلے کرتے ہیں نہ بعد۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود صبح اٹھ کر دانتوں کی صفائی پر زور دینے کے ان کے دانت کچھ زیادہ عمدہ حالت میں نہیں رہتے۔ کیونکہ کھانے کے ذرات ہر وقت ریخوں میں سڑتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ہاتھ کی صفائی سے منہ کے اندر کی صفائی زیادہ ضروری اور زیادہ مشکل ہے۔ بس بات وہیں آ کر ٹھہرتی ہے کہ محمدیؐ صفائی ریشنل Rational ہے اور دوسروں کی نمائشی۔

داڑھی کی صفائی

داڑھی رکھنے کا حکم بھی آپؐ نے دیا ہے اور خود رکھی ہے۔ مگر اس کے ساتھ بھی زینت اور اعتدال کو وابستہ کر دیا ہے نہ یہ کہ خود رو جنگل ہو جائے اور دیکھنے والوں کو ڈر لگے۔ صفائی آسانی سے نہ ہو سکے اور لاوارث کھیتی سے تشبیہ دینی پڑے۔

لباس کی صفائی

شریعت محمدیؐ کا لباس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ وہ صاف ستھرا ہو۔ بلکہ کچھ زینت بھی حسب توفیق ہونی ضروری ہے اور صفائی کے علاوہ خوشبو بھی لگانے کا حکم ہے۔ خصوصاً جمعہ اور عیدین کے دن جب لوگ آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں۔ پھر چونکہ پانچ وقت نماز کا حکم ہے۔ اس لئے کپڑے نہ صرف صاف ہوں۔ بلکہ ان پر کوئی ناپاک چیز بھی نہ لگی ہو۔ میں بے دھڑک کہہ سکتا ہوں کہ ایک نمازی کا استعمال شدہ میلا تہ بند یا پاجامہ ہزار درجہ زیادہ پاک ہے ایک بادشاہ کے نہایت صاف اور اجلے پاجامہ سے۔ جس کی میانی پیشاب کے قطروں اور پائنچے مُوت کی چھینٹوں سے آلودہ ہوں جو لوگ امیر ہیں ان کو حکم ہے کہ اپنی حیثیت کے موافق عمدہ لباس پہنیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ پر اپنی نعمت کے آثار دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ یہ نہیں کہ گھر میں تو خزانہ دفن ہو اور بدن پر لنگوٹی۔ اسی طرح جس کپڑے پر گندگی کا نشان لگ جائے۔ اسے صاف کر کے اور دھو کر پہننے کا حکم دیا ہے۔

پبلک مجمعوں اور جلسوں میں صفائی

جو لوگ پبلک جلسوں یا (بیوت الذکر) میں جائیں۔ ان کو حکم ہے کہ غسل کریں۔ صاف کپڑے پہنیں۔ خوشبو لگائیں۔ پھر شامل ہوں۔ کچا پیاز، کچا لہسن اور ایسی ہی بدبودار چیزیں کھا کر جانے کی اجازت نہیں۔ جس سے پاس بیٹھنے والوں کو تکلیف ہو۔ آج کل تو تمباکو کے دھوئیں اڑا کر اہل مجلس کو تکلیف دینا معمولی بات ہے۔ پھر اگر منتظمین یہ کہیں کہ آپ لوگ کھل کر بیٹھیں۔ تو بموجب شریعت محمدیہ فرض ہے کہ فوراً ان کی اس درخواست کی تعمیل کریں۔ مجالس اور مجمعوں میں خوشبودار چیزوں کا چھڑکنا یا جلانا (مثلاً عود یا اگربتی) بھی پسندیدہ فرمایا گیا ہے۔

غذا کے متعلق صفائی

آنحضرت ﷺ پہلے انسان ہیں۔ جنہوں نے غذا کے متعلق یہ حکمت بیان کی کہ پاکیزہ اشیاء کے کھانے سے انسان کی روح اور اخلاق اور اعمال پاک ہوتے ہیں۔ ناپاک و مشکوک گندی اور سڑی ہوئی اشیاء اس کے برخلاف اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے خون، سور اور مردار حرام کیا گیا۔ کیونکہ ان چیزوں سے نہ صرف انسان کے اندرونی قویٰ خراب ہوتے ہیں بلکہ جسمانی صحت بھی برباد ہوتی ہے اور طرح طرح کے امراض کا خطرہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذبح کا طریقہ شریعت محمدیؐ نے فرض قرار دیا ہے تا کہ کھانے سے پہلے گوشت میں سے زہریلا خون بالکل علیحدہ ہو جائے اسی طرح یہ حکم دیا گیا کہ حلال اشیاء کھاؤ اور حلال میں سے بھی طیب یعنی نہایت پاکیزہ، مکروہ اور سڑی ہوئی اشیاء کے کھانے سے آپؐ نے روکا۔ حتیٰ کہ حکم دیا کہ جو جانور حلال ہو۔ مگر نجاست کھانے کی عادت اسے ہو گئی ہو۔ اسے بھی نہ کھاؤ اور بدبودار اشیاء کھانے سے منع فرمایا۔ اب زمانہ حال کے مدعیان نظافت کو بھی دیکھئے کہ باوجود ادعائے صفائی کے اگر آپ کسی بڑے ہوٹل میں جائیں تو معلوم ہوگا کہ بظاہر تو جھم جھم کر رہا ہے۔ مگر سڑے ہوئے باسی گوشت سخت بدبودار مچھلی، کیڑے پڑا ہوا پنیر آپ کو کھانے میں ملے گا۔ اور خانساماں موقعہ پانے پر چینی کی رکابیوں کو تھوک سے بھی صاف کرنے سے نہیں ٹلیں گے۔ دوسری طرف آپ بڑے مشہور حلوائی کی دکان پر نظر ڈالیں گے۔ تو دیکھیں گے کہ کتے دودھ کے برتن چاٹ کر پھر دوپہر بھر اسی میں قیلولہ کرتے ہیں اور جس پتے پر حلوائی صاحب گاہکوں کو مٹھائی دیتے ہیں۔ پہلے اس کو اپنے غلیظ سرین اور دھوتی رگڑ کر پونچھ لیتے ہیں۔

بعض قوموں میں گائے کا پیشاب بہت پوتر سمجھا جاتا ہے اور وہ اسے تبرک کے طور پر اور مفید چیز سمجھ کر نوش جان کرتے ہیں۔

دائیں ہاتھ سے کھانا

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور کھانے کے بعد پھر ہاتھ دھونا اور منہ صاف کرنا۔ اس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں۔ مگر مزید صفائی کا حکم یہ بھی ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ جو گندی جگہوں کو نہیں چھوتا۔ بایاں ہاتھ ناک صاف کرنے استنجا اور طہارت کرنے کے لئے ہے اور دایاں کھانے پینے کے لئے۔ اس تقسیم میں بھی صفائی اور پاکیزگی مدنظر ہے۔

اس کے علاوہ حکم دیا کہ سوتے سے اٹھ کر بغیر ہاتھ دھوئے اسے کسی پانی کے برتن میں نہ ڈالا کرو کیونکہ معلوم نہیں سوتے میں ہاتھ کہاں کہاں لگ رہا ہے۔

اکٹھا کھانا

پھر فرمایا مومنوں کو اجازت ہے کہ خواہ مل کر کھانا کھائیں خواہ الگ الگ کھائیں۔ اگر کسی برتن سے دوسرا کھانے والا مریض غلیظ یا نفرت کے قابل حرکات کرتا ہو۔ تو ہم الگ کھا سکتے ہیں۔ اگر وہ صاف پاکیزہ اور بے تکلف ہو تو ہمارے ساتھ مل کر کھا سکتا ہے کہ اس سے بے تکلفی یگانگت محبت اور تعلقات بڑھتے ہیں۔ کیا اعتدال ہے! کیا تعلیم ہے!! کیا خوبی ہے!!! ﷺ

پھر فرمایا مل کر کھاؤ۔ تو اپنے آگے سے کھاؤ تا کہ دوسرے کو کراہت نہ پیدا ہو اور کھانا گھچولا ہوا معلوم نہ ہو۔ برتن سامنے سے اٹھے۔ تو صاف ہو۔ ایسا نہ ہو کہ دیکھ کر کراہت آئے۔ دودھ پیو۔ تو کلی ضرور کر لو۔ تا کہ منہ میں چکنائی نہ لگی رہے۔

اسی طرح حفظان صحت کے لئے یہ حکم دیا کہ جانوروں کی طرح اور بھوک سے زیادہ حلق تک اٹ کر نہ کھاؤ۔ سال میں کم از کم ایک ماہ روزے رکھا کرو۔ تا کہ صحت جسمانی کو بھی فائدہ ہو۔ فربہ امراء کے لئے خصوصاً یہ نسخہ اکسیر ہے۔ پاک طیب سب اشیاء کھاؤ پیو۔ مگر اسراف نہ کرو۔ حد سے زیادہ نہ کھاؤ۔ نہ ایک ہی چیز کی کثرت اور مداومت کرو۔ نہ پُرخوری ہو۔ پانی کے برتن ڈھک کر رکھو خصوصاً رات کے وقت تا کہ ان میں باہر سے کوئی ضرر رساں چیز نہ پڑ جائے۔

نشوں کی ممانعت

ایک عظیم الشان احسان آنحضرت ﷺ کا ہم پر یہ ہے کہ آپؐ نے تمام نشوں اور خصوصاً شراب کو جو ان سب کی سردار اور ام الخبائث ہے اور جو انسان کی دماغی طاقتوں اور اس کی جسمانی صحت کے لئے زہر کا اثر رکھتی ہے۔ بالکل حرام اور منع قرار دے دیا۔ بلکہ شراب پینے والوں پر سزا اور تعزیر مقرر فرمائی۔

آج امریکہ، یورپ اور ہندوستان شراب سے آزاد ہونا چاہتے ہیں شکر ہے کہ 14 سو سال بعد ان کو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا ایک حصہ مفید اور بابرکت معلوم ہوا۔ مگر حقیقت میں اگر غور سے دیکھیں گے۔ تو حضورؐ کی ساری تعلیم اور اس کے ہر شعبہ کو ایسا مفید پائیں گے۔

پانی کے متعلق حکم

پانی کے متعلق حکم ہے کہ اس کا مزہ بُو یا رنگ بدل جائے تو خراب ہے۔ اسے مت استعمال کرو۔

ماں کا دودھ پینے کی مدت

بچوں کو دو سال سے زیادہ اس کی ماں کا دودھ نہ پلاؤ۔ خود اس بچے کی صحت اس کی ماں کی صحت اور اگر وہ حاملہ ہے۔ تو جنین پر بھی اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

متفرق اصول حفظان صحت

اب میں مضمون کو مختصر کرتا ہوں اور بجائے الگ الگ ہیڈنگ کے چند متفرق باتیں یہاں جمع کر دیتا ہوں۔

مکانات کے متعلق۔ ہوا اور روشنی کے لئے دریچوں کو پسند فرمایا۔ ایک صحابی نے مکان بنایا۔ اس میں کھڑکی رکھی۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیوں رکھی۔ عرض کیا۔ روشنی اور ہوا کے لئے پسند فرمایا اور کہا کہ ساتھ ہی یہ نیت بھی ہوتی کہ اذان کی آواز آیا کرے گی۔ تو اور بھی ثواب ہوتا۔ کسی اہل مکان کا حق نہیں کہ وہ اپنے مکان میں کوئی ایسی گندگی پھیلائے۔ جس سے اوروں کو تکلیف ہو۔

شہر میں بازار کھلے بنائے جائیں۔ لوگ رستے روک کر نہ بیٹھا کریں۔ راستہ میں اور سایہ دار درختوں کے نیچے جہاں پبلک چلتی ہو اور آرام لیتی ہو۔ پاخانہ پھرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

پبلک جگہوں کے قریب کوئی گندگی نہ پھیلائی جائے۔ نہ انہیں تھوک یا بلغم سے خراب کیا جائے۔

پسندیدہ اور پاکیزہ عادات کی پابندی کی جائے۔

اسی طرح کھڑے پانی کو گندا کرنے والے اور اس میں پیشاب کرنے والے کے لئے تہدید فرمائی ہے۔

وبائی امراض کسی جگہ ہوں مثلاً پلیگ تو یہ حکم دیا کہ وہاں سے دوسرے شہروں میں منتشر نہ ہو۔ بلکہ اسی شہر کے باہر میدانوں میں الگ الگ ہو جاؤ تا کہ وباء پھیلے نہیں۔

متعدی بیماروں سے احتیاط رکھنے کا حکم ہے۔

چنانچہ مجذوم کے متعلق فرمایا کہ اس سے ایسا بھاگو جس طرح شیر سے۔

کتا ایک ایسا جانور ہے۔ جس سے خلاملا بڑی ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے اسے نجس قرار دیا اور سوائے چوکیداری اور شکار کے صرف دلچسپی اور پیار کے لئے پالنا مکروہ ٹھہرایا اور فرمایا جہاں یہ ہو۔ وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ کتے سے خاص طور پر دو بیماریاں انسان کو لگتی ہیں۔ ایک تو باؤلا پن یا ہائیڈرو فوبیا ہے۔ جو ہمیشہ مہلک ہے دوسرے ہائی ڈے ٹڈ Hydatid disease یہ ایک رسولی ہوتی ہے۔ جو جسم کے مختلف اعضاء میں پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی مہلک بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ کی ڈیوٹی مقرر فرمائی۔ کہ شہر کے آوارہ کتوں کو وقتاً فوقتاً مارا جائے۔ نیز بعض اور جانوروں کے مارنے کا حکم بھی دیا۔ جن میں چوہا بھی داخل ہے جو پلیگ کو انسانوں میں پھیلاتا ہے۔

سونے کے متعلق یہ حکم دیا کہ اوندھا نہ سویا جائے۔ بلکہ سیدھا یا پہلو پر۔ تعجب ہے کہ میں نے آج کل مغربی تہذیب کے دلدادوں کو اکثر اوندھا ہی سوتے دیکھا ہے۔ جو صحت کے لئے مضر ہے اور دیکھنے میں سخت مکروہ۔

حاصل کلام

ماحصل اس سارے بیان کا یہ ہے کہ آنحضرت

ﷺ چونکہ کامل نبی تھے اور آپؐ کی شریعت انسانوں کی ہر قسم کی ضروریات پر عادی تھی۔ اس لئے آپؐ نے جہاں روحانیات اور اخلاقیات میں عالم کی راہنمائی فرمائی۔ وہاں جسم کی طرف سے بھی بے توجہی نہیں کی اور جو جو باتیں انسانی جسم کے لئے نقصان دہ تھیں۔ یا ان کا برا اثر روح پر جا کر پڑتا تھا۔ ان سے ہم کو آگاہ کر دیا اور جو مفید تھیں ان کو کرنے کا حکم دیا۔ آپؐ سے پہلے عموماً مذہبی لوگوں کا یہ خیال تھا کہ روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ جسم اور اس کی صحت اور غذا اور لباس اور متعلقہ چیزوں کو خراب اور گندا رکھا جائے۔ مگر آپؐ نے آکر دنیا کو سیدھا راستہ دکھایا اور بتایا کہ ظاہر کی صفائی پر روحانی صفائی کا دارومدار ہے اور حلال، طیب، کھانوں پر عمدہ اخلاق، نیک اعمال اور قبولیت دعا کا انحصار ہے اور اچھی صحت کے بل پر انسان خدا کی عبادت اور مخلوقات کی خدمت عمدہ طور پر سرانجام دے سکتا ہے۔ آخر اسی جسم نے خدا کی رضاء کے لئے محنت کرنی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی طرف سے بکلی لاپرواہی برتی جائے۔ یہ بھی ہمارے پاس خداتعالیٰ کی ایسی ہی امانت ہے۔ جیسی کہ روح اور قواعد حفظان صحت سے اگر جسم اعلیٰ حالت میں رہے گا۔ تو وہ روحانی مدارج کے لئے مشقتیں اور مجاہدات بھی خوب کر سکے گا۔ ہاں روح مقدم ہے اور جسم فانی اس لئے مؤخر۔ مگر چونکہ وہ روح کا قالب اور اس کا کارکن ہے۔ اس لئے اس کا بھی تم پر ویسا ہی حق ہے۔ جیسے روح کا اور اس کی ضروریات کو پورا کرنا اور اس کو صحت کی حالت میں رکھنا بھی انسان کا ضروری فرض ہے۔

(الفضل 8 نومبر 1931ء ص 47)

بقیہ از صفحہ 6۔ چند روایات

بیاباں کو ایک ہی قدم میں طے کرلیا۔

زیر ایں موت است پنہان صد حیات
زندگی خواہی بخور جام ممات

اس موت کے نیچے سینکڑوں زندگیاں پوشیدہ ہیں۔ اگر تو زندگی چاہتا ہے تو موت کا پیالہ پی۔

(تذکرۃ الشہادتین ترجمہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

پھر حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف تذکرۃ الشہادتین میں صاحبزادہ صاحب کو تاریخی الفاظ میں شاندار خراج تحسین پیش فرمایا:

''اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کے جواب میں فرمایا ہے۔

''جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کی روح کو میں کامل یقین کے ساتھ یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ اے ہمارے آقا! تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی۔ جو رستے صاحبزادہ عبداللطیف نے ہمارے لئے بنائے تھے۔ گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں۔''

(الفضل 20 جولائی 1999ء)

دختر کشی کی رسم۔ کل اور آج

زاہدہ حنا اپنے کالم نرم گرم میں لکھتی ہیں:۔

دختر کشی کی سفاک رسم قبل مسیح کے زمانے میں ملتی ہے۔ اس موضوع پر لیلیٰ ولیم سن کی تحقیق کو پڑھئے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیلیٰ کی تحقیق کے مطابق قدیم یونان اور قدیم ایران میں اس نوعیت کا قتل عام سی بات تھی اور اس کا بنیادی سبب غربت تھی۔ اگر قبیلے یا علاقے کی آبادی اس کے وسائل سے زیادہ ہونے لگتی تو قبیلے کے بڑے نوزائیدہ بچوں کے قتل کو جائز قرار دیتے۔ اس حکم کا اصل شکار بیٹیاں بنتیں کیونکہ وہ مستقبل کی مائیں تھیں جو آبادی میں مزید اضافے کا سبب بننے والی تھیں۔ ہندوستان اور چین میں بھی غریب خاندانوں میں بیٹیوں کا قتل ایک تسلیم شدہ روایت تھی۔ یہ نامطلوب بیٹیاں پیدائش کے 24 گھنٹے کے اندر ماؤں کے ہاتھوں قتل ہوتی تھیں جبکہ ان کی پیدائش پر اگر ایک سے زیادہ دن گزر جائے تو پھر ان کے قاتل ان کے باپ ہوتے تھے۔ زمانہ قدیم میں نوزائیدہ بچے اور بچیاں دیوی، دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے ان کے چرنوں میں قربان کر دیئے جاتے تھے۔ اس طرح ایک تیر سے دو شکار ہوتے تھے۔ ان پر بوجھ بننے والی یا والے سے نجات بھی ہو جاتی تھی۔ دیوی، دیوتاؤں کو خوش کرنے کا فرض بھی پورا ہو جاتا تھا۔ آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران مختلف علاقوں سے ایسے مندر برآمد ہوئے ہیں جہاں سے نوزائیدہ یا سال بھر کے بچوں اور بچیوں کے ہزاروں ڈھانچے نکلے ہیں۔

پہلی صدی قبل مسیح میں ایک شخص کا اپنی بیوی کو لکھا ہوا خط تاریخ میں محفوظ ہو گیا ہے۔ جو دختر کشی کی ایک بھیانک دستاویز ہے۔ ایک شخص سکندریہ سے اپنی بیوی کو خط لکھتا ہے جس میں وہ اسے یقین دلاتا ہے کہ جیسے ہی اسے اپنی محنت کا معاوضہ ملے گا وہ اسے فوراً بھجوا دے گا۔ اس دوران وہ اسے ہدایت کرتا ہے کہ بیٹے کے کھانے پینے اور ضرورتوں کا خیال رکھا جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھتا ہے کہ اگر اس کے آنے سے پہلے اس کے ہاں ولادت ہو جائے اور بیٹا ہو تو **اس کی پرورش احتیاط سے کرنا لیکن اگر بیٹی ہو تو اسے موسم کے سپرد کر دینا۔**

روم اور بعض دوسرے علاقوں میں خود کو اپنی اولاد کا قاتل کہنے سے بچانے کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا گیا تھا کہ نوزائیدہ بچی کو کسی چادر میں لپیٹ کر ٹوکری یا مٹی کے برتن میں گھر کے باہر رکھ دیا جاتا۔ اب دیوتا اور موسم جانیں وہ اگر اس بچی پر مہربان ہوتے ہیں اور کوئی راہ گیر اس پر ترس کھا کر اٹھا لے جاتا ہے تو دیوتاؤں کی مرضی اور اگر رات کی ٹھنڈک اور شبنم کی نمی اسے ہلاک کر دیتی ہے یا کوئی بھوکا کتا اسے چیر پھاڑ دیتا ہے تب بھی ذمہ داری ماں باپ کی نہیں۔ نوزائیدہ کو موسم کے سپرد کر کے ماں باپ اپنے ضمیر پر کوئی بوجھ نہیں رکھتے تھے اور سب کچھ دیوی دیوتاؤں کی رضا پر چھوڑ دیتے تھے۔

موسم کے سپرد کرنا، یعنی نوزائیدہ کو جنگل یا ویرانے میں چھوڑ آنے کا رواج عرصہ دراز تک دنیا کے اکثر علاقوں میں جاری رہا۔ بیٹی سے نجات حاصل کرنے کی ایک شرط یہ ہوتی تھی کہ اسے ماں کا دودھ، پانی یا شہد نہ دیا جائے۔ یوں کہہ لیجئے کہ اسے بے آب و دانہ قتل کیا جاتا تھا۔

مشہور اطالوی سیاح مارکوپولو نے موسم کے سپرد کر دی جانے والی نوزائیدہ بچیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ ہمیں تیسری صدی قبل مسیح میں ایک چینی فلسفی کا یہ ''ہدایت نامہ'' بھی ملتا ہے کہ اگر ماں اور باپ کے یہاں بیٹا ہو تو وہ ایک دوسرے کو مبارکباد دیں اور **اگر پیدا ہونے والی بیٹی ہو تو اسے قتل کر دیں۔**

یہ یہودی تھے جنہوں نے اپنے مذہب کی ابتداء سے نوزائیدہ بچوں اور بچیوں کو قتل کرنے کی سخت ممانعت کر رکھی تھی۔ وہ کہتے تھے کسی نوزائیدہ کا قتل ایسا ہی ہے جیسے تم نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا ہو یہی وجہ ہے کہ یہودیوں میں نوزائیدہ بچوں کے قتل یا دختر کشی کے واقعات شاذ و نادر سننے میں آتے تھے اسی طرح عیسائیت میں بھی دختر کشی کو مذہبی اور سماجی اعتبار سے سخت ناپسند کیا جاتا تھا اور یہ عمل گناہ اور قتل کے زمرے میں آتا تھا۔ سامی مذاہب کی ترتیب میں اسلام سب سے آخر میں آیا ہے۔ اس میں بھی دختر کشی پر سخت پابندیاں عائد کی گئیں اور اسے قتل اور گناہ کبیرہ کہا گیا۔

گزشتہ صدیوں میں بیٹیوں کے قتل کا یہ ظالمانہ رویہ غریب اور کم حیثیت گھرانوں میں اس لئے عام سی بات سمجھا گیا کہ ان کی خوراک، لباس اور جہیز پر جو رقم خرچ ہوتی تھی وہ کم وسائل رکھنے والے خاندان کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ نوزائیدہ بچیوں کو قتل کر دینے کے معاملے میں انیسویں صدی کا برطانیہ بھی کچھ پیچھے نہیں تھا۔

دختر کشی کے حوالے سے ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق ایشیا میں 60 ملین (چھ کروڑ) عورتیں کم ہیں۔ یہ وہ بچیاں ہیں جو اپنی جنس کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی قتل کر دی گئیں۔ جبکہ بعض ماہرین کی رو سے ساری دنیا میں یہ تعداد 100 ملین (دس کروڑ) سے زیادہ تک پہنچتی ہے۔ گزشتہ برسوں میں جو اعداد و شمار اکٹھے کیئے گئے ان کے مطابق چین میں 30.5 ملین، ہندوستان میں 22.8 ملین، پاکستان میں 3.1 ملین، بنگلہ دیش میں 1.6 ملین، مغربی ایشیا میں 1.7 ملین، مصر میں 6 لاکھ اور نیپال میں 2 لاکھ بچیاں غائب ہیں۔ پاکستان اور بنگلہ دیش میں نوزائیدہ بچیوں کے قتل کے بارے میں ایک ریسرچ رپورٹ بی ڈی ملر نے مرتب کی تھی۔ یہ رپورٹ اس بارے میں چشم کشا ہے۔

بات آج کے دور میں الٹراساؤنڈ کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے کی صنف کے تعین سے شروع ہوئی تھی۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ ایک جوڑے کے یہاں بیٹی ہونے والی ہے کئی ماں باپ اس کی پیدائش سے پہلے ہی اس سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس میں ضمیر پر بوجھ نہیں ہوتا۔ دل کو یہ اطمینان دلایا جاتا ہے کہ ہم اپنے معاشی حالات کے سبب یا بیٹیوں کو ناپسند کرنے کی خاندانی روایات کا احترام کر رہے ہیں اور ایک انسانی جان کی ہلاکت کا گناہ بھی نہیں کر رہے۔

یہ طریقہ کار امریکہ، برطانیہ اور یورپ میں بھی مستعمل ہے لیکن ہندوستان میں دختر کشی کا یہ جدید ظالمانہ طریقہ بڑے پیمانے پر پھیلا، یہاں تک کہ اس کے حوالہ سے وہاں قانون سازی بھی ہوئی۔ اس موضوع پر ہمارے یہاں صرف زہرہ نگار کی ایک نظم ملتی ہے جبکہ وہاں اس موضوع پر خواتین اور مردوں نے سینکڑوں نظمیں لکھیں۔ انشو مالا مشرا کی ایک نظم میں ہوں اک لڑکی ...... میں بھی اک انساں ہوں ...... مجھے جینے کا ادھیکار دو بہت مشہور ہوئی۔

علی گڑھ میں پیدا ہونے والی زویا زیدی نے ماسکو سے ایم بی بی ایس کیا۔ اب علی گڑھ میں ہی پریکٹس کرتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہیں شاعری اور ادب سے بھی گہری دلچسپی ہے۔ ہندوستان میں الٹراساؤنڈ کے ذریعے پیدا ہونے سے پہلے ہی جس طرح بیٹیاں قتل کی جارہی ہیں اس نے زویا پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ ان نوزائیدہ بچیوں کے قتل کا درد ان کی شاعری میں بار بار جھلکتا ہے اور اس بارے میں اپنے ایک مضمون میں وہ شمالی ہند کے ایک بہت پرانے لوک گیت کا حوالہ دیتی ہیں۔

پربھوجی میں توری بنتی کروں ...... پیاں پڑوں بار بار ...... اگلے جنم موہے بٹیا نہ دیجو ...... نرک (جہنم) دیجو چاہے ڈار......

اس لوک گیت کے بول پڑھتے ہوئے ایک اور لوک گیت یاد آتا ہے۔

جواب کئے ہو داتا ایسا نہ کیجو ......اگلے جنم موہے بٹیا نہ کیجو

دختر کشی کی نئی ہولناک لہر کے بارے میں سماجی شعور عام کرنے اور نئی قانون سازی کی ضرورت ہے الٹراساؤنڈ کرنے والے وہ ادارے قابل داد ہیں جو پیدائشی سے پہلے صنف کے تعین کے لئے سکین کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 18 جنوری 2012ء)

☆..........☆..........☆

مکرم محمد ثناء اللہ صاحب

شیخ عجم و رئیس اعظم خوست حضرت شہزادہ عبداللطیف

کے قیام دارالامان اور الوداع کی چند روایات

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف افغانستان کی ریاست خوست کے رئیس اعظم اور قوم کے سید تھے۔ آپ کے رہنے کی جگہ کو ''سیدگاہ'' کہا جاتا تھا۔ امیر افغانستان کے خاص مقربین میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ، اخون زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے ملک میں مشہور تھے۔

ڈیورنڈ لائن کی حد بندی کے کمیشن میں آپ بھی شامل تھے۔ چنانچہ اسی دوران اس کمیشن کے محرر سید چن بادشاہ کے ذریعہ آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتب آئینہ کمالات اسلام یا دافع الوساس بغرض مطالعہ پیش کی اس طرح اس درخشندہ گوہر تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

(عاقبة المکذبین صفحہ 31)

آپ نے جب ان کتابوں کا مطالعہ کیا تو انہیں بہت پسند کیا اور مہمان خانہ میں اپنے خاص آدمیوں کو سنا کر فرمایا کہ یہ وہی شخص ہے جس کے انتظار میں دنیا لگ رہی تھی۔ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی ہے کہ جہاں بھی نازل ہو۔ اس کی طرف دوڑو اور سلام بھی بھیجا تھا۔ لہٰذا میں زندہ ہوں گا یا مردہ۔ لیکن جو میری بات سنتا ہے اس کو میں وصیت کرتا ہوں کہ ضرور اس شخص کی طرف جائے اور اپنے طلباء کو شوق دلایا کہ وہ حضرت مسیح موعود کو دیکھیں کہ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟ (چشم دید واقعات صفحہ 4)

حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے وطن سے حج کی غرض سے روانہ ہوئے۔ لاہور پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ہندوستان میں طاعون کی وجہ سے سلطان روم نے گورنمنٹ ہند سے حج کے لئے قرنطیہ (Quarantine) کا مطالبہ کیا ہے۔ جس سے حج تقریباً محال ہوگیا۔ چنانچہ آپ نے حج کو کسی اور وقت پر ملتوی کردیا اور قادیان جانے کا ارادہ کیا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب 18 نومبر 1902ء کو قادیان پہنچے۔

ظہر وعصر کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اخبار البدر میں لکھا ہے کہ ''چند ایک احباب مع مولوی عبدالستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے۔ ان سے حضور نے ملاقات فرمائی ان کے تحفے تحائف لے کر جو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کئے تھے فرمایا ''ان کا آنا بھی ایک نشان ہے۔''

(البدر 18 نومبر 1902ء)

حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں اس ملاقات کا نقشہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی نہیں میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

پھر فرمایا ''وہ کئی مہینہ تک میرے پاس رہے ...... اور کہا کہ میں اس علم کا محتاج ہوں جس سے ایمان قوی ہو اور علم عمل پر مقدم ہے۔ سو میں نے ان کو مستور پا کر جہاں تک میرے لئے ممکن تھا اپنے معارف ان کے دل میں ڈالے۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 12)

پھر ایسا ہوا کہ ''ان تمام براہین اور انوار اور خوارق کے دیکھنے کی وجہ سے وہ فوق العادت یقین سے بھر گئے اور طاقت بالا ان کو کھینچ کر لے گئی۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 45)

حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں جنت میں بہت دفعہ داخل ہوتا ہوں اور میوے کھاتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے واسطے بھی پھل لاؤں۔

''میخواہم از جنت چیز ہائے برائے شما آوردم''
فرمایا ''مگر مجھے اجازت نہیں ہے۔''

(روایت عبدالستار شاہ صاحب الحکم 14 دسمبر 1935ء)

ایک موقع پر حضور بیان فرما رہے تھے کہ ''عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کردے گا۔ وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا۔ ...... ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہو تو مان لے۔''

اس پر صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ ''حضور میں نے ہمیشہ آپ کو سورج کی طرح ہی دیکھا ہے کوئی امر مخفی یا مشکوک مجھے نظر نہیں آیا پھر مجھے کوئی ثواب ہوگا یا نہیں؟ اس پر حضور نے فرمایا ''آپ نے اس وقت دیکھا جب کوئی دیکھ نہ سکتا تھا آپ نے اپنے آپ کو نشانۂ ابتلاء بنا دیا اور ایک طرح سے جنگ کے لئے تیار کردیا اب بچ جانا یہ خدا کا فضل ہے۔ ایک شخص جو جنگ میں جاتا ہے اس کے شجاعت میں تو کوئی شبہ نہیں اگر وہ بچ جاتا ہے اور اسے کوئی گزند نہیں پہنچتا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دیا اور ہر دکھ اور ہر مصیبت کو اس راہ میں اٹھانے کے لئے تیار ہوگئے اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 14-17)

صاحبزادہ صاحب کے قیام قادیان کے دوران میں مولوی کرم دین باشندہ بھیں کے مقدمہ کے سلسلے میں جہلم جانا پڑا۔ حضور نے صاحبزادہ صاحب کو بھی ہم رکابی کا شرف بخشا اور سفر وحضر میں پروانہ شمع کے گرد گھومتا رہا۔ جب حضور کچہری تشریف لے گئے تو لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ عدالت کے سامنے میدان میں حضور کے لئے کرسی بچھائی گئی اردگرد احباب کا حلقہ تھا جس میں صاحبزادہ صاحب اور عجب خان تحصیل دار آف زیدہ بھی شامل تھے۔ لوگوں کے اصرار پر آپ نے فارسی زبان میں گفتگو کا آغاز فرمایا لیکن صاحبزادہ صاحب کی درخواست پر بعد میں اردو زبان میں خطاب فرمایا حضور نے گفتگو کی ابتداء اپنے فارسی شعر سے فرمائی۔

آسماں باردنشان الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

کہ میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی گواہی دی۔ مگر یہ لوگ نہیں مانتے فرمایا کہ مانیں گے اور ضرور مانیں گے مگر میرے مرنے کے بعد اور میری قبر کی مٹی بھی کھود کر کھا جائیں گے اور کہیں گے کہ اس میں بھی برکت ہے مگر اس وقت کیا ہوگا؟ ؎

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

حضور کا یہ فرمانا تھا کہ صاحبزادہ صاحب زار زار رونے لگے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد 10 صفحہ 80-81)

چند ماہ قادیان میں قیام کے بعد صاحبزادہ صاحب نے رخصتی کے لئے درخواست کی حضور نے فرمایا ''انسان کی فطرت میں یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرت میں بھی ہے کہ جب کوئی دوست جدا ہونے لگتا ہے تو میرا دل غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ اس عالم کی یہی وضع پڑی ہے خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پھر جدائی ہے مگر مجھے یہ امر پسند ہے کہ عید الاضحیٰ نزدیک ہے وہ کر کے آپ جاویں جب تک سفر کی تیاری کرتے رہیں باقی مشکلات کا خدا حافظ ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 170، البدر 12 مارچ 1903ء)

اس سال عید 11 مارچ کو تھی۔ لہٰذا صاحبزادہ صاحب 11 مارچ کے بعد قادیان سے روانہ ہوئے اور بالآخر وہ کٹھن لمحہ آن پہنچا۔ وہ لمحۂ فراق اور فرقت کی وہ گھڑی اور لمحۂ جدائی جس سے عاشق و محبوب دونوں ہی دلگرفتہ تھے مگر! کاتب تقدیر کا قلم کون روک سکتا ہے؟ اور جب یہ گمان غالب تحت الشعور سے نکل کر شعور کے دریچے میں بھی جھانک رہا ہو یہ لمحہ جدائی مستقل فراق کی خبر دے رہا ہے تو پھر فرقت کی یہ گھڑی عاشق زار کی جڑِ بنیاد کو بھی ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی قادیان سے روانگی کا الوداعی منظر نامہ کچھ اسی قسم کا نظارہ پیش کرتا دکھائی دیتا ہے۔

آج اس الوداعی ملاقات میں جذبات کی منظر کشی تو کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ تاہم جو روایات ہم تک پہنچی ہیں اس سے اس کا کسی قدر اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس رقت انگیز منظر کے بارے میں حاجی محمد صدیق پٹیالوی بیان کرتے ہیں۔

''صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم جب قیام دارالامان سے واپس کابل جانے لگے تو ان کی سواری کے لئے حضور نے رتھ منگوایا۔ حضور خدام کے ساتھ ان کو وداع کرنے کے لئے پیدل چلے اور خالی رتھ ساتھ آتا گیا۔ جب حضور نہر کی طرف پہنچے تو رتھ ٹھہرا لیا اور اس کے پاس کھڑے ہوکر صاحبزادہ صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ اس دوران میں صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ مجھے مرنے کا تو کچھ فکر نہیں ہاں میرے لئے استقلال کی دعا فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ مجھے ثابت قدم رکھے وہ باتیں کرتے جاتے تھے اور زار زار رو رہے تھے۔ اس دوران دفعتہً حضور کے پاؤں پر گر پڑے۔ اس پر حضور خود جھکے اور مرحوم کے دونوں شانوں کے نیچے اپنے دست مبارک ڈال کر انہیں اٹھا لیا اور فرمایا ''صاحبزادہ صاحب ایں جائز نیست'' ان کے اٹھنے پر حضور نے دعا کی اور رخصت فرمایا۔

(رجسٹر روایات جلد 7 صفحہ 225)

حضرت مولانا شیر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''جب صاحبزادہ صاحب واپس افغانستان جانے لگے تو وہ کہتے تھے کہ میرا دل یہ کہتا ہے کہ میں اب زندہ نہیں رہوں گا میری موت آن پہنچی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھتے تھے رخصت ہوتے وقت وہ حضور کے قدموں میں گر گر زار زار رونے لگے۔ حضرت مسیح موعود نے انہیں اٹھنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ مگر وہ حضور کے قدموں پر گرے رہے آخر آپ نے فرمایا ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب'' اس پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی حسرت کے ساتھ رخصت ہوئے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت نمبر 715)

واپسی پر حضور نے ایک تالاب کے پاس رک کر (رفقاء) سے کہا کہ شہزادہ صاحب کے خاتمہ بالخیر کے لئے دعا مانگیں۔ چنانچہ حضور نے ان کے لئے بڑی لمبی دعا کی۔

(رجسٹر روایات جلد 2 صفحہ 196)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی عظیم الشان قربانی پر حضرت مسیح موعود نے آپ کو اپنے فارسی کلام میں اس طرح خراج تحسین پیش فرمایا:

پُر خطر است ایں بیابان حیات
صد ہزاراں اژدہائش در جہات

یہ زندگی کا میدان نہایت پُر خطر ہے۔ ہر طرف لاکھوں اژدہے موجود ہیں۔

صد ہزاراں آتشے تا آسماں
صد ہزاراں سیل خونخوار و دماں

لاکھوں شعلے آسماں تک بلند ہیں اور لاکھوں خونخوار سیلاب آرہے ہیں۔

صد ہزاراں فرسخے در کوئے یار
دشت پُر خار و بلائش ہزار

کوچۂ یار تک لاکھوں کوس کا فاصلہ ہے کانٹوں کے جنگل ہیں اور ان میں لاکھوں بلائیں موجود ہیں۔

بنگر شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے اس

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

محترم منصور احمد مرزا صاحب برسبین آسٹریلیا لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری ہمشیرہ مکرمہ انعم نعیم صاحبہ بنت محترم مرزا نعیم احمد صاحب جہانزیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی تقریب شادی مورخہ 28 نومبر 2014ء کو ہمراہ مکرم اسد اقبال صاحب ابن مکرم شیخ محمد سلیم صاحب، ایڈن ویلیو ہومز ملتان روڈ لاہور بمقام مغل اعظم فورٹ میرج ہال گارڈن ٹاؤن لاہور منعقد ہوئی۔اس موقع پر دلہا کے چچا مکرم شیخ کریم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولنگر نے دعا کرائی۔مورخہ 30 نومبر 2014ء کو دعوت ولیمہ تاج محل بینکوئیٹ ہال فیروز پور روڈ لاہور میں ہوئی۔قبل ازیں مورخہ 23 نومبر 2014ء کو نکاح کا اعلان بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم وقاص احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ بیت التوحید نے پانچ لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔دلہن محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب مرحوم کی نواسی،محترم مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم کی پوتی اور حضرت مرزا ہدایت اللہ صاحب (سہ حرفیوں والے) رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔دلہن کے والد حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خالہ زاد بھائی ہیں۔دلہا مکرم شیخ اقبال الدین صاحب بہاولنگر کے پوتے اور مکرم ملک محمد ثاقب صاحب کے نواسے ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

نکاح

مکرم محمد ارشاد انور صاحب مربی سلسلہ دفتر نظارت اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عالیہ عنبر صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالرحیم احمد صاحب ابن مکرم فلاح الدین صاحب آف کینیڈا کے ساتھ مکرم ظفر احمد ناصر صاحب نائب ناظر مال آمد نے مورخہ 27 دسمبر 2014ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں کیا۔دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندان کیلئے باعث برکت کرے۔آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔خواہشمند احباب و خواتین تفصیلات اور آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں: www.ppsc.gop.pk

سٹیٹ بینک آف پاکستان کو دو سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر ریسرچ اینالسٹ کی آسامی کے لیے ماسٹرز ڈگری ہولڈرز (اکنامکس/فنانس یا متعلقہ) اور 3 سالہ تجربہ کار امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پاکستان نیوی میں بطور سیلر شمولیت اختیار کرنے کے لیے آن لائن رجسٹریشن کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ایسے احباب و خواتین جن کی تعلیم میٹرک ہو اور عمر 16 سے 20 سال کے درمیان ہو (17 سے 21 صرف میرین کے لیے) اپنی رجسٹریشن 2 فروری 2015ء تک آن لائن کروا سکتے ہیں۔تفصیلات و رجسٹریشن کے لیے وزٹ کریں۔
www.joinpaknavy.gov.pk

ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب کو اپنے ''امید'' پروجیکٹ کیلئے پروجیکٹ ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹرز، اسسٹنٹ ڈائریکٹرز، آئی ٹی مینیجر، ریسرچ آفیسر، نیٹ ایڈمنسٹریشن / سسٹم اینالسٹ، اکاؤنٹنٹ، ڈیٹا اینٹری آپریٹر، سٹور کیپر، آفس بوائے، ڈرائیور اور سینیٹری ورکر کی ضرورت ہے۔

پنجاب ایکسیلریٹڈ فنکشنل لٹریسی اینڈ NFBE پروجیکٹ کو پروجیکٹ لٹریسی کوآرڈینیٹرز، ڈسٹرکٹ ٹرینرز، اسسٹنٹ، کمپیوٹر/ ڈیٹا اینٹری آپریٹر، کلرک، نائب قاصد اور چوکیدار کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔آخری دو آسامیوں کے علاوہ تمام آسامیوں کے لیے NTS ٹیسٹ کا پاس کرنا ضروری ہے۔تفصیلات کے لیے وزٹ کریں:
www.nts.org.pk

دی سٹیزنز فاؤنڈیشن کو لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، جڑانوالہ، جھنگ اور چنیوٹ میں اپنے سکولوں کے لیے خواتین اساتذہ اور پرنسپلز کی ضرورت ہے۔پرنسپل کے لیے کم از کم تعلیم گریجوایٹ بمع 3 سال تدریسی اور دو سال انتظامی تجربہ جبکہ ٹیچرز کے لیے کم از کم انٹر/ گریجوایٹ ترجیحاً 6 ماہ کا تدریسی تجربہ ہونا لازمی ہے۔مزید معلومات کے لیے وزٹ کریں:
www.tcf.org.pk

کالج آف الیکٹریکل اینڈ مکینیکل انجینئرنگ راولپنڈی کو کمپیوٹر ڈیزائنر، فوٹو گرافر، لیب ڈیمانسٹریٹر، ڈیٹا انٹری آپریٹر، اکاؤنٹ کلرک، چیف لیب ٹیکنیشن، لیب ٹیکنیشن، ایل ڈی سی، سٹور مین، ڈرائیور، ہیڈ چوکیدار، لائن مین، فائر فائٹر، مصالچی، چوکیدار، سینیٹری ورکر، کک اور میس ویٹر کی ضرورت ہے۔

ہیوی انڈسٹریز ٹیکسلا بورڈ، ٹیکسلا کینٹ کو مکینیکل، ایڈمنسٹریشن اور دیگر شعبہ جات میں BPS-1 تا BPS-17 تک 68 آسامیوں کیلئے موزوں امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کے لیے 18 جنوری 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ اور ایکسپریس ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عطاء الرحمٰن صاحب آڈیٹر تحریک جدید ربوہ کی دائیں آنکھ کے کالے موتیے کا آپریشن اکتوبر میں ہوا تھا۔دو ماہ بعد دوبارہ انفکشن ہو گیا۔اور سفید موتیا میں مبتلا ہو گئے۔15 جنوری کو سفید موتیا کا بھی آپریشن ہو چکا ہے۔انفکشن تا حال موجود ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ دے اور آپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ریاض احمد نون صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بستی جمال والا ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں کمزوری ونقاہت کافی بڑھ گئی ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدائے عزوجل محض اپنے فضل سے والدہ محترمہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم حکیم عبدالحمید جمالی صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی جمال والا کھاکھی ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ضعیف العمر اور دائم المریض ہیں۔کافی کمزور و ناتواں ہیں۔چلنا پھرنا محال ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کو شفاء کاملہ سے نوازے۔آمین

مکرم محمد نعمان بھٹی صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم محمد اسلام جاوید بھٹی صاحب عرصہ دراز سے علیل ہیں۔چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ان کی عمر 60 سال ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

☆☆.........☆.........☆☆

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے،ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے۔جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو،یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

کف سرور Cough Saroor
کھانسی کے قطرے۔شدید کھانسی سانس اور دمہ کیلئے
بے حد مفید۔خصوصاً بچوں کیلئے قیمت -/20 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

4 فروری 2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2015ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	الف اردو
1:50 am	آداب زندگی
2:30 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
4:00 am	سوال و جواب
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم درس مجموعہ اشتہارات
6:25 am	بستان وقف نو 30 نومبر 2014ء
7:30 am	الف اردو
7:45 am	نور مصطفویؐ
8:00 am	آسٹریلین سروس
8:30 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:10 am	آداب زندگی
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
1:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1:50 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اپریل 2009ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:20 pm	فیتھ میٹرز
10:15 pm	الترتیل
10:50 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء

5 فروری 2015ء

12:10 am	فرنچ سروس
1:10 am	دینی و فقہی مسائل
1:45 am	کڈز ٹائم
2:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اپریل 2009ء
3:30 am	انتخاب سخن
4:55 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	الترتیل
6:10 am	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
7:10 am	دینی و فقہی مسائل
7:50 am	ایم ٹی اے ورائٹی
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس سیرت النبی ﷺ
11:40 am	یسرنا القرآن
12:10 pm	پیس کانفرنس
1:40 pm	آداب زندگی
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	جاپانی سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	سیرت النبی ﷺ
6:10 pm	یسرنا القرآن
6:40 pm	آداب زندگی
7:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اپریل 2009ء
8:40 pm	سیرت النبی ﷺ
9:10 pm	الف اردو
9:30 pm	Persian Service
10:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:10 pm	یسرنا القرآن
11:30 pm	عالمی خبریں

All variefy of Gul Ahmed
is online Available@
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ :+92-476212310

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0344-7801578

نئے سال کا نیا کھیل۔ لبرٹی فیبرکس پے
لگ گئی سیل۔ لگ گئی۔ لگ گئی۔ سیل۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ پاکستان
0092-47-6213312

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

گاجر۔ توانائی سے بھرپور سبزی

گاجر دنیا بھر میں ایک مقبول سبزی ہے۔ یہ مقوی غذا ہے۔ گاجر کے پتے بھی غذائیت سے بھرپور ہوتے ہیں، ان میں پروٹین، معدنیات اور وٹامنز وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

گاجر کی بہت سی اقسام ہیں۔ تاہم انہیں دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنی ایک ایشیائی قسم اور دوسری یورپی قسم۔ ایشیائی قسم جسامت میں بھی لمبی، رنگ میں گہری اور ذائقہ میں میٹھی ہوتی ہے۔ جبکہ یورپی قسم میں ملائم، گودا پتلا، جسامت بہتر اور ریشہ کم پایا جاتا ہے۔

گاجر کا ابتدائی وطن وسطی ایشیا قرار دیا جاتا ہے۔ غذائی اعتبار سے گاجر وٹامن اے کا زبردست ذریعہ ہے۔ کیروٹین نامی مادہ جو وٹامن کی ابتدائی شکل ہوتا ہے، گاجر کے انگریزی نام کیرٹ سے ہی ماخوذ ہے۔ کیروٹین ہمارے جسم میں جا کر جگر کے ذریعے وٹامن اے بن جاتا ہے۔ گاجر میں وافر مقدار میں سوڈیم، سلفر اور کلورین ہوتی ہے۔ گاجر کے جوس کو "کرشاتی مشروب" کہا جاتا ہے۔ یہ آنکھوں کو توانائی اور جلد کو تازگی بخشتا ہے۔ گاجر کو چبا کر کھانے سے لعاب دہن میں اضافہ اور ہاضمہ کا عمل تیز ہوجاتا ہے۔ گاجر کا باقاعدہ استعمال معدے کے السر کو روکتا ہے۔ گاجر کا جوس اگر پالک کے جوس کے ساتھ تھوڑا سا لیموں کا رس ملا کر پیا جائے تو قبض کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔ گاجر کا جوس اسہال کے مرض میں ایک عمدہ قدرتی علاج ثابت ہوتا ہے یہ پانی کی کمی دور کرتا ہے۔

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 21 جنوری 2015ء صفحہ 5 اور 6 پر قادیان کے حوالے سے مضمون میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں احباب درست فرمالیں۔

(1) صفحہ 5 کالم 4 میں لکھا گیا ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کوٹھی بھی یہاں قریب واقع ہے۔ یہ کوٹھی دراصل حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی ہے۔

(2) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیاہ کر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شہر سے باہر والی کوٹھی میں نہیں بلکہ شہر والے مکان میں گئی تھیں جو دارالمسیح کے اندر ہے۔

(3) صفحہ 6 کالم 1۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا مطب شہر سے باہر نہیں بلکہ دارالمسیح کے سامنے اپنے مکان میں ہی تھا۔

ادارہ ان غلطیوں پر معذرت خواہ ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:36

درخواست دعا

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ ان دنوں ان کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ سینہ میں انفیکشن کی تکلیف ہے۔ دل کی حالت کمزور ہے اور گردے بھی متاثر ہیں۔ حالت فکر مندی والی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

حامد احمد
حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات
تمام اقسام کی فلنگ پر 50% ڈسکاؤنٹ
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

سیل سیل سیل
نئی و پرانی ورائٹی پر
سیل کا آغاز ہو چکا ہے۔
باٹا شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

سپیڈ اپ کارگو سروسز
مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت
پروپرائٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 0310-7968200

FR-10